دوسرا شبہ: حدیث ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ

سفیان (الثوري) عن عاصم بن كليب عن عبدالرحمٰن بن الأسود عن علقمة قال قال عبدالله بن مسعود: ألا أصلي بكم صلٰوة رسول الله ﷺ فصلّى فلم يرفع يديه إلا في أول مرة .

(کہا جاتا ہے کہ) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں؟ پھر آپ نے نماز پڑھی اور ہاتھ نہیں اُٹھائے سوائے پہلی دفعہ کے۔

[سنن ترمذی ۱/۵۹ ح ۲۵۷ وقال: "حدیث حسن" المحلی لابن حزم ۴/۸۷، ۸۸ مسئلہ: ۴۴۲ وقال: ان ھذا الخبر صحیح]

تحقیق: یہ حدیث علت قادحہ کے ساتھ معلول ہے اور سنداً ومتناً دونوں طرح سے ضعیف ہے۔

درج ذیل ائمہ (اور علمائے حدیث) نے اسے ضعیف ومعلول قرار دیا ہے:

پہلا جواب:

محدثین کی اکثریت نے اس روایت کو ضعیف ومعلول قرار دیا ہے:

(۱) شیخ الاسلام المجاہد الثقہ عبداللہ بن المبارک (متوفی ۱۸۱ھ) نے کہا:

" لم یثبت حدیث...ابن مسعود"

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی (طرف منسوب یہ) حدیث ثابت نہیں ہے۔

[سنن ترمذی ۱/۵۹ ح ۲۵۶ وإسنادہ صحیح]

بعض لوگوں نے ابن المبارک رحمہ اللہ کی جرح کو عصر جدید میں اس حدیث سے ہٹانے کی کوشش کی ہے مگر درج ذیل ائمہ حدیث وعلمائے کرام نے ابن المبارک کی جرح کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منسوب اس متنازعہ روایت کے متعلق قرار دیا ہے۔

۱: ترمذی [سنن ۱/۵۹ ح ۲۵۶]

۲: ابن الجوزی وقال: " **وقال فیه عبدالله بن المبارك :لا یثبت هذا الحدیث** "

[التحقیق ۱/۲۷۸ دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۳۳۵]

۳: ابن عبدالہادی [التنقیح ۱/۲۷۸]

۴: نووی [المجموع شرح المہذب ۳/۴۰۳]

۵: ابن قدامہ [المغنی ج ۱ ص ۲۹۵ مسئلہ: ۶۹۰]

۶: ابن حجر [التلخیص الحبیر ۱/۲۲۲ ح ۳۲۸]

۷: الشوکانی [نیل الاوطار ۲/۱۸۰ دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۶۹۶ تحت ح ۶۶۸]

۸: البغوی [شرح السنۃ ۳/۲۵ ح ۵۶۱]

۹: بیہقی [السنن الکبریٰ ۲/۷۹ ومعرفۃ السنن والآثار ۱/۵۵۱]

حدیث کے کسی امام نے یہ نہیں کہا کہ ابن المبارک کی جرح حدیثِ ابن مسعود سے متعلق نہیں ہے۔

(۲) الامام الشافعی (متوفی ۲۰۴ھ) نے ترک رفع الیدین کی احادیث کو رد کر دیا کہ یہ ثابت نہیں ہیں۔

[دیکھئے کتاب الأم ج ۷ ص ۲۰۱ باب رفع الیدین فی الصلوٰۃ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۸۱ و فتح الباری ۲/۲۲۰]

(۳) احمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱ھ) نے اس روایت پر کلام کیا۔

[دیکھئے جزء رفع الیدین: ۳۲، ومسائل احمد روایۃ عبداللہ بن احمد ۱/۲۴۰ فقرہ: ۳۲۶]

(٤) ابو حاتم الرازی (۲۷۷ھ) نے کہا:

"هذا خطأ يقال: وهم الثوري فقد رواه جماعة عن عاصم وقالوا كلهم: أن النبي ﷺ افتتح فرفع يديه ثم ركع فطبق وجعلهما بين الركبتين ولم يقل أحد ما روى الثوري"

یہ حدیث خطا ہے، کہا جاتا ہے کہ (سفیان) ثوری کو اس (کے اختصار) میں وہم ہوا ہے۔ کیونکہ ایک جماعت نے اس کو عاصم بن کلیب سے ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے نماز شروع کی، پس ہاتھ اُٹھائے، پھر رکوع کیا اور تطبیق کی اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان رکھا۔ کسی دوسرے نے ثوری والی بات بیان نہیں کی ہے۔ [علل الحدیث ۱/۹۶ ح ۲۵۸]

(۵) الامام الدارقطنی (متوفی ۳۸۵ھ) نے اسے غیر محفوظ قرار دیا۔

[دیکھئے العلل للدارقطنی ج ۵ ص ۱۷۳ مسئلہ: ۸۰۴]

(٦) حافظ ابن حبان (متوفی ۳۵۴ھ) نے (کتاب) الصلوٰۃ میں کہا:

" هو في الحقيقة أضعف شيءٍ يعول عليه لأنّ له عللاً تبطله "

یہ روایت حقیقت میں سب سے زیادہ ضعیف ہے، کیونکہ اس کی علتیں ہیں جو اسے باطل قرار دیتی ہیں۔ [التلخیص الحبیر ۱/۲۲۲ ح ۳۲۸، البدر المنیر ۳/۴۹۴]

(۷) امام ابوداود السجستانی (متوفی ۲۷۵ھ) نے کہا: " هذا حديث مختصر من

حديث طويل وليس هو بصحيح علىٰ هٰذا اللفظ "

[سنن ابی داود نسخہ حمصیہ ج ۱ ص ۴۷۸ ح ۷۴۸ نسخہ بیت الافکار الدولیہ ص ۱۰۲، نسخہ مکتبۃ المعارف/ الریاض ص ۱۲۱ مشکوٰۃ المصابیح ط ۱۳۲۶ھ ص ۷۷ ح ۸۰۹]

امام ابوداود اور حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ

چودہویں صدی میں بعض لوگوں نے امام ابوداود کی اس حدیث پر جرح کا انکار کیا ہے اور صاحبِ مشکوٰۃ کے بعض اوہام جمع کر کے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ ابوداود سے اس قول کا انتساب بھی ان کا وہم ہے۔ حالانکہ درج ذیل علماء نے اس قول کو امام ابوداود سے منسوب کیا ہے:

① ابن الجوزی (متوفی ۵۹۷ھ)

" وقال أبو داود :ليس بصحيح " [التحقیق فی اختلاف الحدیث ۱/۲۷۸]

② ابن عبدالبر الاندلسی (متوفی ۴۶۳ھ)

" وقال أبوداود في حديث عاصم بن كليب عن عبدالرحمٰن بن الأسود عن علقمة عن ابن مسعود قال: ألا أصلي بكم صلوٰة رسول الله ﷺ؟ فصلّى فلم يرفع يديه إلا مرة واحدة، هٰذا حديث يختصر من حديث طويل وليس بصحيح علىٰ هٰذا اللفظ "

[التمہید ۳/۲۲۰]

③ ابن عبدالہادی (متوفی ۷۴۴ھ) [التنقیح ۱/۲۷۸]

④ ابن حجر العسقلانی (متوفی ۸۵۲ھ) [التلخیص الحبیر ج ۱ ص ۲۲۲]

⑤ ابن الملقن [البدر المنیر ج ۳ ص ۴۹۳]

⑥ ابن القطان الفاسی [بیان الوہم والایہام فی کتاب الاحکام ۳/۳۶۵، ۳۶۶ فقرہ: ۱۱۰۹]

⑦ شمس الحق عظیم آبادی (متوفی ۱۳۲۹ھ) نے کہا:

" واعلم أن هٰذه العبارة موجودة في نسختين عتيقتين عندي وليست

في عامة نسخ أبي داود الموجودة عندي " [عون المعبود ج ۳ ص ۳۴۹]

معلوم ہوا کہ یہ عبارت امام ابوداود ہی کی ہے اور اسی حدیث پر ہے۔

(۸) یحییٰ بن آدم (متوفی ۲۰۳ھ) [دیکھئے جزء رفع الیدین: ۳۲ و التلخیص الحبیر ۱/۲۲۲]

(۹) ابوبکر احمد بن عمر (و) البزار (متوفی ۲۹۲ھ) نے اس حدیث پر جرح کی۔
[البحر الزخار ج ۵ ص ۴۷ ح ۱۶۰۸ نیز دیکھئے التمہید ۹/۲۲۰، ۲۲۱]

(۱۰) محمد بن وضاح (متوفی ۲۸۹ھ) نے ترکِ رفع یدین کی تمام احادیث کو ضعیف کہا۔
[التمہید ۹/۲۲۱ وسندہ قوی]

(۱۱) امام بخاری (متوفی ۲۵۶ھ) دیکھئے جزء رفع الیدین (۳۲) و لہ التلخیص الحبیر (۱/۲۲۲) المجموع شرح المہذب (۳/۴۰۳)

(۱۲) ابن القطان الفاسی (متوفی ۶۲۸ھ) سے زیلعی حنفی نے نقل کیا کہ انھوں نے اس زیادت (دوبارہ نہ کرنے) کو خطا قرار دیا۔ [نصب الرایہ ۱/۳۹۵]

مجھے یہ کلام ''بیان الوہم والایہام'' میں نہیں ملا (ج ۳ ص ۳۶۵ تا ۳۶۷ فقرہ ۱۱۰۹) تاہم اشارہ ضرور ملتا ہے۔ [ص ۳۶۶]

(۱۳) عبدالحق الاشبیلی نے کہا: ''لا یصح'' [الاحکام الواسطی ج ۱ ص ۳۶۷]

(۱٤) ابن الملقن (متوفی ۸۰۴ھ) نے اسے ضعیف کہا۔ [البدر المنیر ۳/۴۹۲]

(۱۵) الحاکم (متوفی ۴۰۵ھ) [الخلافیات للبیہقی بحوالہ البدر المنیر ۳/۴۹۳]

(۱٦) النووی (متوفی ۶۷۰ھ) نے کہا: اتفقوا علی تضعیفه (خلاصۃ الاحکام ۱/۳۵۴ ح ۱۸۰) یعنی امام ترمذی کے علاوہ سب متقدمین کا اس حدیث کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔

(۱۷) الدارمی (متوفی ۲۸۰ھ) بحوالہ تہذیب السنن للحافظ ابن قیم الجوزیۃ (۲/۴۴۹) [یہ حوالہ مجھے باسند صحیح نہیں ملا!]

(۱۸) البیہقی (متوفی ۴۵۸ھ) بحوالہ تہذیب السنن (۲/۴۴۹) و شرح المہذب للنووی (۳/۴۰۳) [یہ حوالہ بھی باسند صحیح نہیں ملا]

(۱۹) محمد بن نصر المروزی (متوفی ۲۹۴ھ) بحوالہ نصب الرایہ (۱/۳۹۵) والاحکام الواسطی لعبدالحق الاشبیلی (۱/۳۶۷)

(۲۰) ابن قدامہ المقدسی (متوفی ۶۲۰ھ) نے کہا: ''ضعیف''

[المغنی ج ۱ ص ۲۹۵ مسئلہ: ۶۹۰]

(۲۱) قرطبی نے بھی حدیثِ ابن مسعود و حدیثِ براء کو غیر صحیح کہا۔ [المفہم ۲/۱۹]

یہ سب امتِ مسلمہ کے مشہور علماء تھے۔ ان کا اس روایت کو متفقہ طور پر ضعیف و معلول قرار دینا ترمذی و ابن حزم کی تصحیح پر ہر لحاظ سے مقدم ہے، لہٰذا یہ حدیث بلا شک و شبہ ضعیف ہے۔ علل حدیث کے ماہر علماء اگر ثقہ راویوں کی روایت کو ضعیف کہیں تو ان کی تحقیق کو تسلیم کیا جائے گا کیوں کہ وہ اس فن کے ماہر ہیں اور فنِ حدیث میں ان کی تحقیق حجت ہے۔

دوسرا جواب:

اس روایت کا دار و مدار امام سفیان ثوری رحمہ اللہ پر ہے جیسا کہ اس کی تخریج سے ظاہر ہے۔

سفیان ثوری ثقہ حافظ، عابد ہونے کے ساتھ مدلس بھی تھے۔ [دیکھئے تقریب التہذیب: ۲۴۴۵]

ان کو درج ذیل ائمۂ حدیث نے مدلس قرار دیا ہے:

۱۔ یحییٰ بن سعید القطان

[کتاب العلل و معرفۃ الرجال لأحمد ۱/۲۰۷ رقم ۱۱۳۰، الکفایۃ للخطیب ص ۳۶۲ وسندہ صحیح]

۲۔ بخاری [العلل الکبیر للترمذی ۲/۹۶۶، التمہید ۱/۳۴]

۳۔ یحییٰ بن معین [الجرح والتعدیل ۴/۲۲۵ وسندہ صحیح]

۴۔ ابو محمود المقدسی [قصیدہ فی المدلسین ص ۴۷ شعر ثانی]

۵۔ ابن الترکمانی حنفی [الجوہر النقی ج ۸ ص ۲۶۲ وقال: الثوري مدلس وقد عنعن]

۶۔ ابن حجر العسقلانی [طبقات المدلسین المرتبۃ الثانیۃ ص ۳۲، تقریب التہذیب: ۲۴۴۵]

۷۔ الذہبی (میزان الاعتدال ۲/۱۶۹ وقال: ''إنه کان یدلس عن الضعفاء ولکن له نقد وذوق ولا عبرة لقول من قال یدلس ویکتب عن الکذابین''